



سوال

(19) خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن مجید پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو پہاڑ خوف سے شق ہو جاتا۔ اس میں تردد ہے کہ پہاڑ بے حس اور آدمی ظاہری اور باطنی حس حواس رکھتا ہے جس کے اندر خوف کا مادہ بھرا ہوا ہے اس کو جنبش تک نہ ہو۔ سو یہ اللہ تعالیٰ نے کیسے فرمایا۔ اس کا ثبوت عقلی و نقلی دلائل سے دے کر اطمینان فرمائیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خداوند تعالیٰ کلام مجید میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ یہ قرآن مجید پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو پہاڑ خوف سے شق ہو جاتا۔ اس میں تردد ہے کہ پہاڑ بے حس اور آدمی ظاہری اور باطنی حس حواس رکھتا ہے جس کے اندر خوف کا مادہ بھرا ہوا ہے اس کو جنبش تک نہ ہو۔ سو یہ اللہ تعالیٰ نے کیسے فرمایا۔ اس کا ثبوت عقلی و نقلی دلائل سے دے کر اطمینان فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سائل نے دو غلط دعوے کیے۔ اول۔ انسان کو باوجود حواس کے جنبش تک نہیں ہوتی۔ قرآن مجید کا یہ بتلانا کہ بعض پہاڑ اللہ تعالیٰ کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔ (وَإِن مِّنْ مَّوْجَةٍ مِّنْ مَّوْجٍ مِّنْ دُونِهَا لَمَّا يَحْبُطُ مِنْ حَشِيئَةِ اللَّهِ) قرآن مجید کا یہ بتلانا کہ ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کہتی ہے۔ (وَإِن مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا لِنُسُوحِ بِحَمْدِهِ) اور (لِنُسُوحِ لِلَّهِ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ) قرآن مجید کا یہ فرمنا کہ پہاڑ داؤد علیہ السلام کے ساتھ صبح و شام اللہ تبارک و تعالیٰ کی تسبیح کہتے تھے۔ (وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ لِنُسُوحِ بِالْحَمْدِ وَالْإِثْرَاقِ) قرآن مجید کا یہ ارشاد کہ قرآن پہاڑ پر نازل کرتے تو اس کو مارے خشوع کے شق شدہ دیکھتے۔ (لَوَإِن لَّمْ نَأْتِنَا بِهَذَا الْقُرْآنِ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَآشِقًا مُتَمَدِّعًا مِّنْ حَشِيئَةِ اللَّهِ) قرآن مجید کا یہ بتلانا کہ جب آسمان و زمین پھٹ جائیں اور اپنے رب کے حکم کو کان لگا کر سن لیں۔ (إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَأَذْنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ وَأَذْنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ) قرآن مجید کا یہ بتلانا کہ زمین جب اپنے زلزلہ میں آکر اپنے اٹھال کو پھینک دے گی۔ تب زمین رب کے حکم سے اپنے اخبار سن دے گی۔ (إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا نَالنا بِمَاءٍ مِّنْ دُونِ الْمَاءِ) قرآن مجید کا یہ بتلانا کہ آسمان و زمین فرعونوں پر نہ روئے۔ (فَمَا بَحَثَ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ) اس سے معلوم ہو گیا کہ آسمان زمین اللہ کے نیک بندوں پر رویا کرتے ہیں۔ قرآن مجید کا یہ بتلانا کہ نزدیک ہے کہ آسمان و زمین پھٹ جائیں اور پہاڑ گر کر ریزہ ریزہ ہو جائیں اس سے کہ وہ رحمن کے واسطے اولاد کا دعویٰ کرتے ہیں۔ (تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَّقَطْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ بِدَانٍ دَعْوًا لِلرَّحْمَنِ وَلَهُ) (الی غیر ہا من نصوص الكتاب والسنة واول خيار الامت)) یہ سب اس بات کی شہادت علی طریق التخصیص والتصریح دے رہے ہیں کہ آسمان و زمین پہاڑ و دیگر بے جان چیزوں میں بھی ایک قسم کی معرفت و ادراک حس ہے۔ گو وہ ہر ایک آدمی کے فہم و عقل میں نہ آسکے۔ (وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْمِعُكُمْ) میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ سو جو چیز آدمی کے فہم و عقل میں کم علمی ناتجربہ کاری کے سبب سے نہ آسکے تو اس کو اس چیز کے وجود سے انکار کرنا عقلاً و نقلاً ناجائز بلکہ مردود ہے۔ (وَإِنَّا لَنَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ الْأَهُوْنَا حَى الْأَذْكَرَى لِلْبَشَرِ) اس کے لیے شاہد عادل ہے۔ ایسی چیزوں کے اثبات کے واسطے بجز صادق کے اخبار کافی ہے۔ (الْم ذَلِكِ الْكِتَابِ لَأَرْبِ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ) سائل نے نمبر 1 کے سوال میں ایک اپنے غلط خیال کے اثبات کے لیے فطرت کی آیت سے استدلال کر کے لکھا اور خدا کا کلام اور وعدہ بالکل سچا ہے۔ پس پہاڑ کا شق ہو جانا اور تمام چیزوں کا تسبیح و تحمید کہنا اور مارے کوف کے اوپر سے گر جانا اور اس حکم کو کان لگا کر سننا وغیرہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی پاک کلام میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اپنی خام خیالی کے واسطے اس کا سچا ماننا اور یہاں پر

اس کی تصدیق میں متردد رہنا بھی ہے (اَلْمُؤْمِنُ بِنِعْمِ الْكَلْبِ وَتَحْفُزُونَ بِغَضِّ) اللہ تبارک و تعالیٰ ہر وقت ہر مقام ہر بیان میں سچا اور بالکل سچا ہے۔ پس متردد کا موجب یہاں پر کیا ہے ہم اور ہمارے تمام مسلمان بھائی سلفاً و خلفاً شرقاً و غرباً رب العزت کے واسطے اپنی مخلوق کے ہرگز ہرگز قائل نہیں ہو سکتے۔ جس کو رب العالمین کے ساتھ نہ کچھ معرفت ہو نہ کچھ تعلق اور نہ اس سے کچھ خوف ہو۔ یہی ہمارا اعتقاد یہی ہماری فطرت یہی ہماری عقل اور سچا یقین ہے۔ (وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا لِنُحْمِهِ وَكَلِمَاتِهِمْ لَسِيخْمٌ إِلَّا يَهْدِيهِمْ لِكُلِّ قَوْمٍ مَّوَدَّةٌ وَتَسْبِيحٌ) سائل یوں لکھتا کہ پہاڑ میرے نزدیک بے حس چیز ہے اور میرے قبل قالب میں قرآن مجید کے سبب سے کبھی کبھی جنبش نہیں ہوتی تو یہ لکھنا اس کا درست بھی ہوتا کیونکہ ممکن ہے کہ پہاڑ اس کے نزدیک بے حس چیز ہو اور قرآن مجید کے سبب سے نہ اس کو جنبش تک ہوتی ہو اور نہ اس نے کسی زندہ دل صاحب تاثیر کو کبھی دیکھا ہو۔ پس علی سبیل الاطلاق ہر دو امر موجودہ سے اس کا انکاری ہو جانا جمل و نادانی پر مبنی ہے (والانسان عدلما جعل) صدر اول کے برگزیدگان اور ان کے رنگ سے رنگین اتباع و اولیاء کرام و دیگر ارباب قلوب و اصحاب ذوق و جذبات کا تو ہم ایسے مسائل کے پاس کیا ذکر کریں، جس کو اللہ تعالیٰ کے اخبار میں تردد و شک ہے۔ ہم موجودہ زمانہ کے عربستان، خراسان ہندوستان میں ایسے موجودہ لوگوں کا سزہ کرتے ہیں کہ قرآن مجید کو پڑھتے ہوئے اپنے آپ کو قابو میں نہیں رکھ سکتے ہیں اور غلبہ بکاء اور رقت کی وجہ سے قرأت نہیں سنا سکتے اور شوق و ذوق کے سبب سے بالکل بے خبر محض ہو جاتے ہیں اور ان کے مقتدی مجلسی لوگ بھی ان کے رنگ سے رنگین ہو کر کانپ کر روتے ہیں، بلکہ بعض لوگ تو مارے تاثیر کے بے ہوش ہو کر گر جاتے ہیں۔ (وَإِنَّ مِنَ النَّجَارَةِ لَمَا يَتَّخِذُ مِنَ الْآهْلِ مِنَ الْمَاءِ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَنْ يَكْفُرُ مِنَ الْغَيْبِ) میں آدمیوں کی مختلف اقسام کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے۔ یعنی جیسے زمین کے مختلف طور پر تم مشاہدہ کر رہے ہو۔ اسی طرح انسانی افراد بھی اپنی طبیعت میں نرمی سختی کے اعتبار سے متفاوت ہیں۔ بعض الہی کلام سن کر ان کی آنکھوں سے آنسو نہر کی طرح جاری بہتے ہیں اور بعض لوگ ان کی آنکھوں سے کبھی کبھی آنسو جاری ہو جاتا ہے اور بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی باتیں سن کر اس کے خوف سے بے ہوش ہو کر گر پڑتے ہیں اور یہ آیت: (إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَّت قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تَلَمَّتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُ رَبِّهِمْ إِجْتَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ) اور (إِنَّ الْبَدْرَ لِلَّهِ تَنظِيمٌ إِنَّ الْقُلُوبَ لِلَّهِ نَزْلَ أَحْسَنَ الْخَبْرِ كَلِمَاتٍ مَثَابَةً مَثَابَةً تَنْشَعُرُ مِنْهُ جُلُودَ الَّذِينَ يَخْتَفُونَ رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَتَلَوْنَهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ذَلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَتَاءً مِنْ بَدَا) میں بھی اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے۔ ہم حق تعالیٰ و تقدس کا کیا شکر ادا کریں جس نے اپنے فضل و کرم سے قرآن مجید کے یہ عجیب و غریب تاثیرات اس کثرت سے دکھائے کہ ہم گن نہیں سکتے، بلکہ اپنے قافلہ میں اپنے والد ماجد (عبداللہ بن محمد الغزنوی) قدس روح کے عہد میں ہمیشہ دیکھا کرتے تھے اور ان کے بعد بھی محمد اللہ اکثر مشاہدہ کرتے ہیں۔ نیز دیگر بلاد میں بارہا دیکھ چکے ہیں۔ پس سائل کا علی سبیل الاطلاق یوں لکھنا کہ انسان کو جنبش تک نہ ہو۔ کس قدر خلاف واقع ہے۔ قرآن مجید میں اگر کچھ تاثیر نہیں تو عربوں کے زندہ نصلت و حسی لوگ کس چیز کی تاثیر سے موم صفت بن کر اعلیٰ درجہ کے عقل مند ہو گئے۔ (وَنَزَّلْنَا مِنَ الْقُرْآنِ نَارًا مَوْجِدَةً وَرَبِّمُذَّبًا) طیب ارواح و مصلح ایشاہ حضرت محمد مصطفیٰ ص کے وہاں مبارک میں وہ کون سی حیات بخش چیز تھی جس کا اثر آج تک مسلمانوں میں موجود و مشہود ہے۔ (بِمَا يَأْتِي النَّاسَ قَدْ جَاءَ نَحْنُمْ مَوْعِدًا مِنْ رَبِّكُمْ وَشَفَاءً لِمَنْ فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ هَذِهِ لِكُلِّ قَوْمٍ مَّوَدَّةٌ مَثَابَةً مَثَابَةً) سائل کو اگر میری اس شہادت میں بھی تردد ہو تو وہ تحقیق و ترقی علم کے واسطے اللہ تعالیٰ کی کھلی زمین میں اس کے ہا تاثیر بندوں کو ڈھونڈ کر قرآن مجید کی اس عجب تاثیر کو مشاہدہ کر سکتا ہے۔ (وَهَذَا ذِكْرُ مُبَارَكٍ أَنْزَلْنَاهُ أَفَأَنْتُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ) کے مصداق دیکھ سکتا ہے۔

(حضرت مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ امرتسری الاعتصام جلد نمبر ۹ شماره نمبر ۳۳)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص 97-101

محدث فتویٰ